سوال

(50) کیا مسافر مقیم کی نماز میں امامت کراسکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر انسان سفر کرے اور یہ چاہتا ہو کہ ظہر کی نماز باجماعت ادا کرے۔ وہ ایک مقیم کو پاتا ہے جو ظہر کی نماز ادا کرچکا ہے، تو کیا مقیم مسافر کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہے؟ اور کیا وہ اس کے ساتھ نماز قصر ادا کرے یا پوری کرے؟ ع۔ن۔ح۔ شقراء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر مقیم مسافر کے پیچھے طلب فضیلت کے لیے نماز پڑھے جبکہ وہ اپنا فریضہ ادا کرچکا ہے تو وہ مسافر کی طرح دو ہی رکعتیں ادا کرے گا۔ کیونکہ وہ اس کے لے نفل ہیں البتہ جب مقیم مسافر کے پیچھے اپنی فرض نماز جیسے ظہر، عصر اور عشاء پڑھے تو وہ چار رکعت پڑھے گا اور دو رکعت کے بعد جب مسافر سلام پھیرے تو اسے لازم ہے کہ اپنی نماز مکمل کرے۔

اور جب مقیم امام ہو اور مسافر اس کے پیچھے فرض نماز ادا کررہا ہو تو مسافر بھی سب کے ساتھ پوری نماز ادا کرے گا۔ کیونکہ علماء کے دو اقوال میں سے صحیح تر قول کے مطابق اسے چار رکعت پوری کرنا چاہیں جیسا کہ امام احمد اور امام مسلم رحمہما اللہ نے اپنی اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان سے مسافر کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ امام کے پیچھے چار رکعت ادا کرے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ دو رکعت۔ پھر فرمایا: سنت یہی ہے۔

اور اس لیے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں عموم ہے:

((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمّ بِهِ، فَلاَ تَخْتَلِفُوا عليه۔))

امام صرف اس لیے ہوتا ہے کہ اس اقتداء کی جائے لہذا اس کے خلاف نہ کرو۔

اس کی صحت پر شیخین کا اتفاق ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول - صفحہ 71

محدث فتویٰ